حسام الحرمین اردو
مؤلفہ اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی
مکتبہ نبویہ ○ لاہور

علمائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف سے

اعلیحضرت فاضل بریلوی کی علمی اور اعتقادی خدمات کا اعتراف

حسام الحرمین

علیٰ منحر الکفر والمین

تالیف: اعلیحضرت مجدد مائتہ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی

ترجمہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

ایم۔اے

مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور

تعارف کتاب

نام کتاب..........................حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین (عربی)

نام مصنف..........................اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سال تالیف..........................۱۳۲۴ھ

سال اشاعت اوّل..........................۱۳۲۵ھ

موضوع کتاب..........................اعلیٰ حضرت کے علمی کمالات پر علمائے حرمین کے تاثرات

مقدمہ..........................مولانا عبدالحکیم شرف قادری

اُردو ترجمہ..........................پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔ ایم اے

سال طباعت اُردو ترجمہ..........................۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

سائز..........................۱۶x۲۳x۳۶

ناشر..........................مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

صفحات..........................۱۶۰

سال طباعت زیرنظر ترجمہ..........................۲۰۰۶ء

ہدیہ..........................۷۵روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور — ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

مکتبہ قادری رضوی گنج بخش روڈ لاہور — علمی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ لاہور

نوری بک ڈپو دربار مارکیٹ لاہور — ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

اورئینٹل پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور — روحانی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ لاہور

شبیر برادر اُردو بازار لاہور — مکتبہ زاویہ ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

042-7246006

پیرایۂ آغاز

رشحاتِ قلم حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

عوام الناس کو یہ کہتے سُنا گیا ہے کہ اہلِ سنّت و جماعت (بریلوی) اور دیوبندی علماء آپس میں سرگریباں ہیں، ہر دو مکتبِ فکر کی جانب سے اپنی اپنی تائید میں قرآن و حدیث سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں، ہم کدھر جائیں؟ کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں؟ کچھ بزعم خویش مصلح قسم کے افراد اپنی چرب زبانی سے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اختلافات فروعی ہیں ان میں پڑنے کی ضرورت نہیں، ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی، عثمانی ہیں نہ تھانوی، ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں اور بس! اس طرح وہ صلح کلیت کا پرچار کر کے یہ تاثر دیتے ہیں کہ اختلافات کا نام لینے والے مجرم ہیں اور صحیح مسلمان وُہ ہیں جو ان اختلافات سے بالکل بے تعلق ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اگر اختلاف ذاتی وجوہ کی بناٗ پر ہو یا اِس کا تعلق کیفیتِ عمل کے ساتھ ہو تو اس میں الجھنا ہی بہتر ہے مثلاً حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی اختلافات ایسے نہیں ہیں جن پر محاذ آرائی مناسب ہو، کیونکہ یہ فروعی اختلافات ہیں، لیکن اگر بنیادی عقائد میں اختلاف رونما ہو جائے تو اس سے کسی طور پر آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں، یہ اختلاف کسی طرح بھی فروعی نہیں اصولی ہوگا، ایسی صورت میں لازمی طور پر "یک درگیر و محکم گیر" ایک جانب کی حمایت اور دُوسری جانب سے برأت کرنی پڑے گی، اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین (الآیہ) کا یہی مفاد ہے، اس آیت میں صرف راہِ راست کی ہدایت طلب کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ مستحق غضب اور اہلِ ضلال سے پناہ مانگتے رہو۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرینِ زکوٰۃ کے ساتھ جہاد فرمایا، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معتزلہ کی قوتِ حاکمہ کی پروا نہ کرتے ہُوئے کلمۂ حق کہا اور کوڑے تک کھائے، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو طوق و سلاسل کی دھمکیاں حرفِ اختلاف اور نعرۂ حق

پھیلائی جارہی ہیں۔

ہم یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اس میں ان فتنہ پردازوں کے اعتقادی اور نظریاتی خیالات کو پیش کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کی تصدیقات سے اسے ہندوستان میں شائع کیا جائے۔ ہم نے ان فرقوں کے عقائد آپ کے سامنے بیان کئے ہیں۔ ہم نے ان کی کفریہ عبارتوں کی نشاندہی کی ہے تاکہ آپ انصاف سے ان کا محاسبہ کرسکیں اور اپنا فیصلہ جاری کریں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کی تصدیق و تائید سے مشرف کتاب ان فتنہ سامانوں کا منہ بند کر دے گی اور اہلسنت کو مسرت و شادمانی نصیب ہو گی۔ آپ ان عبارات کو سامنے رکھیں اور ہندوستان کے ان فتنہ پرور "مولویوں" کے متعلق اپنی گراں قدر رائے کا اظہار فرمائیں۔ ہم آپ کے منصفانہ فیصلے کے سامنے سرِتسلیم خم کریں گے۔

دوسری طرف فتنہ پردازوں کے وہ سردار جنہوں نے برصغیر ہندوستان کی دینی فضا کو مکدر کر دیا ہے ان کے خلاف بھی فیصلہ دیں کیا ان فتنہ پردازوں کے مکروفریب سے عوام کو بچانا ضروری نہیں؟ کیا ایسی کفری باتیں کرنے والوں کو کافر کہنا جائز نہیں؟ یہ فتنہ پرداز آج دین کے اصولی مسائل پر گفتگو کر رہے ہیں، دین کی بنیادی چیزوں سے انکار کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ رب العالمین کی عظمت پر اعتراضی نکتے اٹھا رہے ہیں۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہایت پست خطابات سے مطعون کر رہے ہیں۔ وہ اپنا گستاخانہ اور توہین آمیز لٹریچر شائع کر کے ملک بھر میں تقسیم کر رہے ہیں، اسکے باوجود وہ عالم کہلاتے ہیں، "مولوی" کہلاتے ہیں حالانکہ نہ وہ عالم ہیں نہ مولوی وہ "وہابی" ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے

گستاخی کریں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات کو گالیاں دیں تو پھر ہم ان کے خلاف کیوں آواز بلند نہ کریں۔ یہ لوگ عام ان پڑھ لوگوں کے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق بڑی پست گفتگو کرتے ہیں۔

اے ہمارے سرداران حرمین شریفین! اے اشراف مکہ و مدینہ! آپ اپنے اللہ کے دین کی امداد کریں۔ ہم ایسے لوگوں کے ناموں کی فہرست پیش کر رہے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کی کتابوں کو سامنے لا رہے ہیں، ہم ان کی وہ عبارات نقل کر رہے ہیں جہاں جہاں انہوں نے اپنے کفریہ نظریات کا اظہار کیا ہے۔ ہم مرزا قادیانی کی کتاب "اعجاز احمدی" اور "ازالۃ الاوہام" پیش کرتے ہیں۔ ہم رشید احمد گنگوھی کے ایک فتوے کا فوٹو پیش کرتے ہیں۔ ہم مولوی رشید احمد گنگوھی کی کتاب "براہین قاطعہ" پیش کرتے ہیں جو اس نے اپنے ایک شاگرد خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع کر کے تقسیم کی ہے ہم اشرف علی تھانوی کی کتاب "حفظ الایمان" سامنے لاتے ہیں۔ آپ ان کتابوں کو سامنے رکھیئے اور ان خط کشیدہ عبارات کو غور سے پڑھیئے جہاں جہاں انہوں نے اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے کیا یہ لوگ اپنی ان عبارات اور باتوں سے دین کی بنیادی ضروریات کو مسخ نہیں کر رہے؟ کیا دین کے اصولی نظریات سے انکار نہیں کر رہے اگر یہ لوگ انکار کر رہے ہیں اور منکر ہیں تو یہ مرتد ہیں کافر ہیں۔ کیا مسلمانوں پر یہ فرض نہیں کہ ان کھلے کافروں کو کافر کہیں؟ جیسا کہ تمام ضروریات دین کے منکرین کو کافر کہا جاتا ہے ایسے ہی لوگوں کیلئے ہمارے اسلاف اور متقدمین نے فرمایا ہے کہ "جو ان کے کفر پر شک کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے" یہ بات "شفاء السقام" میں ہے۔ یہ بات "فتاویٰ بزازیہ" میں ہے یہ بات "مجمع الانہر" میں ہے یہ بات

"در مختار" اور دوسری معتبر اور مستند کتابوں میں ہے ان کتابوں میں تو یہاں
تک لکھا ہے جو ان پر شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تامل کرے یا ان کی
کفریہ باتوں کو سننے کے بعد ان کی تعظیم کرے ان کی تحقیر سے منع کرے تو
شریعت میں ایسے شخص کے متعلق یہی حکم ہے؟ آپ حضرات ہمیشہ عالم اسلام کی
علمی اور اعتقادی راہنمائی فرماتے رہے ہیں، آپ اس مسئلہ کو بھی سامنے لائیں۔

درود و سلام ہو سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ان کی آل پر ان
کے احباب پر۔

المعتمد والمستند کی روشنی میں

اس کتاب میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ دین کے بنیادی حقائق کا
منکر اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود بھی کافر ہو جاتا ہے اس کے پیچھے نماز
جائز نہیں، اسکا جنازہ جائز نہیں ہے، اس کے ساتھ شادی بیاہ جائز نہیں، اس
کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز نہیں، اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، معاملات طے کرنا،
لین دین کرنا ایسے ہی ہے جیسے کسی غیر مسلم سے کیا جائے گا۔ یہ بات فقہی
اور دینی کتابوں میں وضاحت کے ساتھ لکھی گئی ہے، ان کتابوں میں
ہدایہ، غرر، ملتقی الابحر، درمختار، مجمع الانہر، شرح نقایہ، فتاویٰ برجندی، فتاویٰ
ظہیریہ، طریقہ محمدیہ، حدیقہ ندیہ، فتاویٰ عالمگیری جیسی مستند اور معتمد علیہ
کتابیں سر فہرست ہیں۔ ایسے بدبخت مولویوں کے کئی گروہ ہمارے شہروں
میں پھیلے ہوئے ہیں، یہ نہایت مکروہ فتنے ہیں ان دینی فتنوں کی سیاہ گھٹائیں
سارے ملک پر چھارہی ہیں۔ آج ہمارے ملک کی یہ حالت ہو چکی ہے جس
کی صادق مصدوق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خبر دی تھی

کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا، شام کو کافر، شام کو مسلمان ہوگا، صبح کو کافر العیاذ
باللہ! آج ایسے کافروں کے کفر پر آگاہی ضروری ہوگئی ہے جو اسلام کا نام
لے کر کفر پھیلانے میں مصروف ہیں اور یہ اسلام کے پردے میں کفر کی
اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فرقہ مرزائیہ

ہم نے اوپر جن فرقوں کا ذکر کیا ہے ان میں ایک "فرقہ مرزائیہ" ہے
ہم نے اس کا نام "فرقہ غلامیہ" رکھا ہے غلامیہ اس لئے کہ وہ مرزا غلام احمد
قادیانی سے نسبت رکھتے ہیں مرزائی اسے اپنا نبی تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ
مرزا غلام احمد قادیانی ایک دجال ہے جو ہمارے زمانے میں پیدا ہوا ہے پہلے
تو اس نے اپنے آپ کو تمثیل مسیح قرار دیا، ہم اسے اس دعویٰ میں سچا نہیں
جانتے کہ وہ تو "مسیح دجال کذاب" کا مثیل ہے پھر وہ مزید بڑھا تو اس نے
دعویٰ کیا کہ مجھ پر وحی آنے لگی ہے وہ اس بات پر بھی سچا تھا کیونکہ شیاطین
بھی اپنے پیروکاروں کو وحی کرتے ہیں وہ دھوکے کی وحی اور گمراہ کن
احکامات کی وحی کرتے رہتے ہیں۔ اس نے اپنی کتاب "براھین احمدیہ" (جسے
ہم براھین غلامیہ کہتے ہیں) اللہ تعالیٰ کی کتاب بتاتا ہے حالانکہ یہ کتاب
شیطان کی وحی سے بھری پڑی ہے اب اس نے اور قدم بڑھائے اور
رسالت اور نبوت کا دعویٰ کر دیا اور لکھ دیا کہ "اللہ وہی ہے جس نے اپنا
رسول قادیان میں بھیجا" وہ یہ گمان کرتا ہے کہ یہ آیت اس پر اتری ہے "ہم
نے اسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اتارا" وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہی
احمد ہے، جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ قرآن کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مہری تصدیقات مکیہ ۱۳۲۵ھ

ہم نہایت ہی صمیم قلب سے اشراف مکہ معظمہ اور علمائے بلد الامین کو سلام پیش کرتے ہیں اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شہر مدینہ منورہ طیبہ کے علمائے کرام کو ہدیہ تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہم اپنے آقاء و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہیں۔ بارگاہ نبویہ کی آستاں بوسی اور انبیاء کرام کے حضور نیاز مندی کے بعد عرض گزار ہیں کہ (یہ وہ عرض ہے جس طرح کوئی ستم رسیدہ مظلوم بے نوا، شکستہ خاطر اور حاجت مند انسان عظیم القدر و رفیع المقام سخیوں کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے اور جن کی مدد اور توجہ سے رنج و بلا دور ہوتے ہیں اور ان کی برکات سے مسرت و شادمانی نصیب ہوتی ہے)

آج برصغیر ہندوستان میں مذہب اہلسنت غریب اور کمزور ہو گیا ہے اس پر بے پناہ فتنوں اور مہیب فسادات کے طوفانوں کی تاریکیاں ٹوٹ پڑی ہیں۔ آج اعتقادی فتنے بلند ہوتے جا رہے ہیں اور ان کی ریشہ دوانیوں کا غلبہ ہوتا جا رہا ہے۔ آج ہم اہلسنت پر ہندوستان میں مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ ایک سنی العقیدہ مسلمان ان فتنوں اور شر انگیزیوں پر نہایت

صبر و برداشت سے کام لے رہا ہے اسکے صبر کی یہ کیفیت ہے جس طرح کسی کی مٹھی میں آگ کا انگارہ رکھ دیا جائے اور اسے اف کرنے کی بھی اجازت نہ ہو۔

آج وقت آگیا ہے کہ آپ علمائے حرمین شریفین ہمت کر کے ہماری امداد فرمائیں اور مفسدین کے فتنوں کے سامنے ہماری راہنمائی فرمائیں۔ آج ہمیں تلواروں کی ضرورت نہیں بلکہ قلم کے تیروں کی ضرورت ہے، ہم فریاد کرتے ہیں، ہم آہ و فغاں لے کر آئے ہیں۔

ہم آج آئے ہیں زخم جگر دکھانے کو
فسانہ دل فتنہ زدہ سنانے کو

آپ لوگ اللہ کا لشکر ہیں، آپ لوگ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فوج کے شاہسوار ہیں، آپ اپنی علمی روشنائی سے ہماری امداد فرمائیں اور دشمنان دین اور فتنہ پردازوں کے دفیعہ کیلئے علمی تلواریں لے کر آگے بڑھیں اور ہمارے بازو مضبوط کریں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان کے کئی شہروں میں اعتقادی فتنے برپا ہیں، صرف ایک تنہا شخص عالم اہلسنت و جماعت اپنی جان کی بازی لگا کر ان فتنہ گروں کا مقابلہ کر رہا ہے اس نے اپنی زندگی کو ان فتنہ پردازوں کے مقابلہ میں وقف کر دیا ہے اس نے بے شمار کتابیں تصنیف کی ہیں، رسالے چھاپے ہیں، بیانات جاری کئے ہیں اور اب تک دو سو سے زیادہ کتابیں لکھ کر تقسیم کر چکا ہے ان کتابوں میں سے ایک "کتاب المعتمد المنتقد شرح المعتمد المستند" ہے۔ اس کتاب میں ان فتنہ پردازوں کی کفری اور بدعات بھری باتوں پر بحث کی گئی ہے جو ان دنوں سارے ہندوستان میں

آیت کو یوں بیان کرتا ہے کہ "میں بشارت دیتا آیا ہوں، اس رسول کی جو
میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہو گا" مرزا غلام احمد
قادیانی کہتا ہے کہ وہ احمد میں ہی ہوں پھر وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے
اپنے رسول کو ہدایت دے کر بھیجا اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ سب
دینوں پر غالب کرے" یہاں سے مزید آگے بڑھا اور اپنے آپ کو بہت
سے انبیائے مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل بتانا شروع کر دیا وہ کلمہ
خدا، روح خدا اور رسول خدا کا دعویٰ دار بننے لگا پھر انبیاء کی شان پر تنقیص
کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو   اس سے بہتر غلام احمد ہے

جب اس کا مواخذہ کیا گیا، اس نے اپنے آپ کو رسول خدا اور عیسیٰ
علیہ السلام کہنا شروع کر دیا، حالانکہ وہ ان معجزات سے عاری ہے جو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہر ہوئے تھے مردوں کو زندہ کرنا، مادر زاد اندھوں کو
بینا کر دینا، بگڑے ہوئے اجسام کو تندرست کر دینا، مٹی سے پرندوں کو
زندگی بخش دینا، جب اس پر یہ باتیں بیان کی گئیں تو وہ کہنے لگا یہ تمام باتیں
حضرت عیسیٰ علیہ اسلام مسمریزم سے کیا کرتے تھے یہ تمام چیزیں مکروہ ہیں
ورنہ میں ایسے کام کر دکھاتا۔ وہ مزید آگے بڑھا اور جھوٹی موٹی پیشگوئیاں
کرنے لگا اور سب سے زیادہ جھوٹی پیشگوئی یہ تھی کہ میں عیسیٰ ابن مریم
ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ایسے مردود پر لعنت ہو۔

وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے سے بھی نہیں شرماتا۔
اس نے مسلمانوں میں یہ پراپیگنڈا کیا کہ تمام لوگ اسے مسیح موعود تسلیم کر
لیں جب مسلمانوں نے اس کی بات نہ مانی تو وہ ان سے الجھنے لگا، لڑنے

جھگڑنے لگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عیوب شمار کرنے لگا، یہاں تک
کہ پاک دامن مریم پر بھی اتہام باندھنے لگا جس مریم کیلئے قرآن پاکبازی کی
گواہی دے، رسول اکرم اس کے احترام کی باتیں کریں یہ بدبخت ان پر بھی
الزام تراشی کرنے لگا، وہ ان پاک طنیت شخصیتوں کو اپنے رسالوں میں تنقید و
تنقیص کا نشانہ بنانے لگا یہ ایسے سوقیانہ الزامات ہیں کہ ہم ان الزامات کو
یہاں بیان نہیں کر سکتے۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو تسلیم
کرنے کی بجائے ان کی نبوت کا بطلان کیا جب لوگوں کا احتجاج بڑھا، علماء
کرام نے مزاحمت کی تو اس نے پانسہ پلٹا اور کہنے لگا میں تو اس نبوت کا
دعویٰ کرتا ہوں جس کا تذکرہ قرآن میں ہے جب اس پر بھی مسلمانوں نے
احتجاج کیا تو مسلمانوں کے غیض و غضب سے ڈر کر کہنے لگا اب مجھے کسی
قسم کے دعوے کی ضرورت نہیں مجھے تو اب اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں
شامل کر لیا ہے وہ پھر پلٹا اور کہنے لگا میری نبوت کسی دلیل کی محتاج نہیں
ہے۔ وہ اپنے اس پر فریب دعویٰ سے قرآن کو بھی جھٹلا رہا ہے اور اپنے
دعووں کو بھی ہم اس کے خبیثانہ دعویٰ کی زیادہ تفصیل لکھنے سے قاصر
ہیں اللہ تعالیٰ اس دجال کے شر سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھے۔

فرقہ وہابیہ، امثالیہ، خواتمیہ

یہ وہ لوگ ہیں جو حضور کی موجودگی میں ہی طبقات زمین پر چھ سات
پیغمبروں کا وجود تسلیم کرتے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کے احوال و خیالات کو ایک
اور مقام پر لکھ آئے ہیں۔ ایک فرقہ "امیریہ" ہے جسے یہ لوگ امیر حسن اور
امیر احمد سہوانی کی طرف منسوب کرتے ہیں ایک اور فرقہ "نذیریہ" ہے

جس کی قیادت نذیرحسین دہلوی کرتا ہے۔ ایک اور فرقہ "قاسمیہ" ہے جو قاسم نانوتوی کی طرف منسوب ہے، اس کی مشہور کتاب "تخذیرالناس" نے بڑا فتنہ برپا کر رکھا ہے یہ اپنے رسالے میں یہاں تک لکھ گیا ہے۔

"بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے، بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم و آخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔"

اس عبارت کے بعد ہم فتاوی ابن تیمیہ، الاشباہ والنظائر جیسی کتابوں سے ثابت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں رہتا کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخرالانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے "حکیم الامت محمدیہ" کا خطاب دیا ہے۔

ہم اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو دلوں کو اور آنکھوں کو راہنمائی عطا فرماتا ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

سرکش شیطان کے یہ چیلے جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اگرچہ اندر سے آپس میں پھوٹے ہوئے ہیں مگر یہ اس معصیت میں یکجان ہیں۔ یہ شیطان کے پرفریب راہوں پر چلے جا رہے ہیں، وہ ان کے دلوں میں اپنے وسوسے ڈالتا رہتا ہے جس کی تفصیلات ہم اپنے متعدد رسالوں میں لکھ چکے ہیں۔

کے انکار اور گستاخی کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے ان کی آنکھیں بھی اندھی ہو گئی ہیں وہ راہ حق چھوڑ کر گمراہی کے چوپٹ راہ پر چل نکلے ہیں۔ ابلیس کیلئے تو زمین کے علم محیط پر ایمان لاتا ہے مگر جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا ہے تو اسے شرک قرار دیتا ہے حالانکہ شرک تو صرف اللہ کی ذات سے شریک ہوتا ہے کسی مخلوق کو اللہ کا شریک کرنا تو شرک اور کفر ہے۔ اللہ کے علم میں شیطان ابلیس کو شریک کر لیتا ہے مگر حضور سے شرکت کرنا اس کیلئے کتنی مشکل بات ہے اس پر اللہ کے غضب کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ دیکھو! وہ علم مصطفیٰ کیلئے تو نص مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں ہوتا جب تک "قطعی نص" نہ ہو۔ دوسری طرف جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی نفی پر آتا ہے تو اسے کوئی نص نظر نہیں آتی۔

وہ اس سلسلے میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف ایک غلط بات منسوب کرتا جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ "مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے" حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی "مدارج النبوت" میں لکھتے ہیں کہ "یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا تھا کہ میں ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے اصل ہے"

دیکھیں یہ کس ڈھٹائی سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی طرف سے ایک روایت کو توڑ موڑ کر بیان کرتا چلا جاتا ہے یہ وہی انداز ہے جو لوگ لاتقربوا الصلوٰۃ تو کہتے ہیں "وانتم سکاریٰ" کو چھوڑ جاتے ہیں۔ حضرت شیخ

نہ کہو کیونکہ ایسی بات بہت سے پہلے امام بھی کہہ چکے ہیں معاذ اللہ! وہ ایسی تاویلیں کرتا ہے جو خطا پر مبنی ہیں، امکان کذب ماننے کا نتیجہ بہت برا سامنے آئے گا اور وقوع کذب ماننے والے آخر خوار و ذلیل ہوں گے وہ کہتا ہے کہ یہ سنت الہیہ اگلوں سے چلی آرہی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرہ کر دیا ہے ان کی آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیمؒ

فرقہ وہابیہ شیطانیہ

ہم اوپر وہابیہ کذابیہ کا ذکر کر آئے ہیں اب ہم "فرقہ وہابیہ شیطانیہ" کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں، یہ فرقہ دراصل رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح کام کرتا ہے یہ لوگ شیطان الطاق کے پیروکار ہیں۔ یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے حکم پر چلتے ہیں، یہ تکذیب خداوندی کے قائل ہیں اور گنگوھی کے دم چھلے ہیں۔ گنگوھی نے اپنی کتاب "براھین قاطعہ" میں وضاحت کی ہے کہ ان کے پیر شیطان کا علم نبی علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے اور اپنے اس قول کو اپنے ان الفاظ کی بدزبانی سے ادا کرتا ہے۔

"شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سے نص قطعی ہے" کہ جس نے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے وہ اس سے پہلے لکھتا ہے یہ بات شرک نہیں تو کون سے ایمان کا حصہ ہے۔

ہم مسلمانوں سے فریاد کرتے ہیں، ہم سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لانے والوں سے فریاد کرتے ہیں! آپ غور کریں کہ یہ مولوی

علم میں بڑے اونچے پائے کا دعویٰ کرتا ہے ایمان اور معرفت میں ید طولیٰ ہونے کا مدعی ہے اور اپنے حلقے میں غوث اور قطب زمانہ کہلاتا ہے کس طرح منہ بھر کر گالی دے رہا ہے اپنے پیر ابلیس کے علم کی وسعت پر تو ایمان رکھتا ہے اور اسے نص قطعی سے تسلیم کرتا ہے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام علوم سے آگاہ فرمایا سب علوم سکھا دیئے تھے ان پر اللہ کا فضل کثیر تھا، جن کے سامنے ہر چیز روشن تھی، جنہوں نے ہر چیز کو پہچان لیا تھا اور آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے اس کا علم تھا، مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے اس کا علم تھا، تمام اگلوں اور پچھلوں کا علم حاصل تھا اور یہ بات قرآن پاک کی کئی آیات میں سے درخشاں نظر آتی ہے بے شمار احادیث حضور کے وسعتِ علمی کی گواہ ہیں مگر یہ بدبخت ان کیلئے یوں لکھتا ہے کہ ان کے حق میں کون سی نص آئی ہے کیا یہ نظریہ ابلیس پر ایمان لانے اور حضور کے علم سے انکار اور کفر کرنے پر مبنی نہیں ہے۔

"نسیم الریاض" میں اس موضوع کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ "جو شخص کسی شخص کا علم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے علم سے زیادہ بتائے اس نے بے شک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عیب لگایا آپ کو ناقص العلم کہا۔ حضور کی شان و عظمت میں کمی کی ہے دوسرے لفظوں میں وہ حضور کو گالی دے رہا ہے وہ اسی سزا کا مستحق ہے جو گالی دینے والا ہے اس میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہے ہم ایسے شخص کو مستثنیٰ نہیں کر سکتے۔ تمام امت رسول کا صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک اس بات پر اجماع ہے"

میں اس وضاحت کی روشنی میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں

عبدالحق محدث دہلوی تو اس روایت کو بے بنیاد قرار دیں اور فرمائیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں تو یہ لوگ حضرت شیخ سے یہ بات منسوب کریں۔ حضرت امام ابن حجر مکی نے بھی اپنی کتاب ''افضل القریٰ'' میں لکھا ہے کہ اس روایت کی کوئی سند نہیں ہے۔

میں نے اس شخص کے دونوں قول سامنے لانے کی کوشش کی ہے ایک تو وہ اللہ جل جلالہ کو جھوٹ بولنے پر قادر ثابت کرتا ہے اس طرح وہ تنقیص شان الٰہی کرتا ہے دوسرا حضور کے علم کی نفی کر کے شیطان لعین کے علم کی وسعت پر ایمان رکھتا ہے میں نے ان دونوں مسائل کو اس شخص کے شاگردوں کے سامنے بیان کیا تو وہ کہنے لگے بھلا ہمارا پیر ایسی بات کر سکتا ہے وہ ایسا کفر بک سکتا ہے میں نے انہیں اس کی کتاب دکھائی تو، تو مجبور ہو کر کہنے لگے یہ ہمارے پیر کی کتاب نہیں ہے یہ تو ان کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھی ہے میں نے کہا اس نے اس پر اپنی تقریظ لکھی ہے اور اسے ''کتاب مستطاب'' قرار دیا ہے اور ''تالیف نفیس'' کہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اسے قبول کرے اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ''براھین قاطعہ'' اپنے مصنف کی وسعت نور علم اور فسحت ذکا و فہم و حسن تقریر و بہائے تحریر پر دلیل واضح ہے تو اس کے مریدوں نے کہا شاید انہوں نے یہ کتاب ساری نہیں دیکھی تھی کہیں کہیں نہیں متفرق جگہ سے دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسہ کر کے لکھ دیا ہوگا۔ میں نے کہا کہ اس نے اسی تقریظ میں تصریح کی ہے کہ اس نے یہ کتاب اول سے آخر تک پڑھی ہے بولے شاید انہوں نے غور سے نہیں دیکھی تھی۔ میں نے کہا ہشت! اس نے تو تصریح کی ہے کہ ''میں نے اسے بغور دیکھا ہے'' اور تقریظ میں اس

فرقہ وہابیہ کذابیہ

ان فتنہ پردازوں میں سے ایک ''فرقہ وہابیہ کذابیہ'' ہے یہ لوگ مولوی رشید احمد گنگوہی کے اشارے پر چلتے ہیں اور اس کے پیروکار ہیں پہلے تو اس نے اپنے پیر و مرشد مولوی اسماعیل دہلوی کی اتباع پر اللہ جل و جلالہ پر افتراء باندھا، اس کا جھوٹا ہونا ثابت کرتا رہا۔ ہم نے اس کی اس بیہودگی کا جواب اپنی ایک کتاب ''سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح'' میں دیا تھا اور اس کے خیالات فاسدہ کا رد کیا تھا یہ پوری کتاب اسے رجسٹرڈ ڈاک میں بھیجی تھی، جس کی رسید بھی ہمیں مل گئی ہے گیارہ برس گزر جانے کے باوجود کوئی جواب نہیں آیا تین برسوں سے اسکے چیلے چانٹے خبریں اڑا رہے ہیں کہ اس کا جواب لکھا جا رہا ہے، لکھا جائے گا، چھپے گا، مگر اللہ تعالیٰ نے ان دغابازوں کے تمام راستے بند کر دیئے وہ نہ تو کھڑے ہو سکتے ہیں نہ ان کی گمراہی میں کوئی دوسرا امدادگار بن سکتا ہے اب اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کی بصارت چھین لی ہے وہ نور چشم سے محروم ہو چکے ہیں، دل کی بصیرت سے تو پہلے ہی محروم تھے، اب ان سے جواب کی کیا امید کی جا سکتی ہے، یہ مردے ہیں اب قبروں سے نکل کر مناظرہ کرنے نہیں آئیں گے۔

اس کا ظلم اور گمراہ کن پراپیگنڈا یہاں تک بڑھا کہ اب اس نے ایک فتویٰ شائع کیا ہے جو بمبئی سے چھپا ہے اس پر ان کی مہریں ثبت ہیں اور میں اپنی آنکھوں سے یہ فتویٰ دیکھ چکا ہوں، اس میں اس نے صاف لکھا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولا وہ بڑا گنہگار ہوگا مگر اس کے باوجود ایسے شخص کو کافر نہ کہو بلکہ فاسق بھی